کہ یہ سب کچھ بڑی دیدہ دلیری سے ہو رہا ہے بلکہ حیرت کی بات یہ ہے کہ پشاور کے مذہبی اور ادبی حلقوں نے اس سلسلہ میں مکمل خاموشی اختیار کر رکھی ہے۔ قلندر مہمند کی پاکستان اور اسلام دشمنی کوئی ڈھکی ——— چھپی بات نہیں لہٰذا ہم صدر پاکستان غلام اسحاق خان، وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو، گورنر صوبہ سرحد جناب امیر گلستان جنجوعہ اور صوبہ سرحد کے وزیر اعلیٰ جناب آفتاب شیرپاؤ سے گذارش کرتے ہیں کہ قلندر مہمند کے سابقہ سیاہ ریکارڈ کے پیش نظر اس کی ملازمت میں توسیع نہ دیں اور پشاور ٹی وی سنٹر کو اس کی گرفت سے آزاد کرایا جائے۔

ایچ اے شہباز ——— اسلام آباد

مرے وطن کی صحافت کا حال مت پوچھو

تین بڑے وفاقی وزیروں خواجہ طارق رحیم، اعتزاز احسن اور ڈاکٹر شیر افگن نے اسمبلی کیفے ٹیریا میں اخباری نمائندوں کے ساتھ بات چیت کرتے ہوئے پر زور الفاظ میں تردید کی کہ وزیر اعظم نے نئے سرے سے اعتماد کا ووٹ حاصل کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ وزیر اعظم آئینی طور پر اس کی پابند نہیں ہیں اور اخبارات میں جو کچھ شائع ہوا محض قیاس آرائی ہے۔

اخبارات میں اس ضمن میں اب تک جو کچھ شائع ہوا وہ وفاقی حکومت کے اہم وزیروں کے حوالے سے شائع ہوا ہے اس کے ذمہ دار اخبارات کے وہ رپورٹر ہیں جن کے ساتھ ان وزیروں کے گہرے ذاتی تعلقات ہیں اور ان رپورٹروں کو وزیروں کے بیڈ روموں تک رسائی حاصل ہے۔ وزیر صاحبان ان رپورٹروں کو گمراہ کن ——— (DISINFORMATION) خبریں پھیلانے کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ لیکن جب یہی گمراہ کن خبریں ان کے اپنے دامن کو داغدار کرنے لگتی ہیں تو انہیں قیاس آرائی کہہ دیتے ہیں اپنے چہیتے رپورٹروں کو ان کے ہم پیشہ لوگوں میں ذلیل و خوار کر دیتے ہیں۔ وفاقی وزیروں کے ان "با اعتماد" رپورٹروں کو داد دینا پڑے گی کہ رسوا ہو کر بھی ان کے ساتھ نتھی رہتے ہیں اس لئے کہ ان کا اپنا مفاد اسی میں ہے۔ انہیں بیرونی دوروں پر جانا ہوتا ہے، پلاٹ لینے ہوتے ہیں، سیمنٹ کی ایجنسیاں لینی ہوتی ہیں، ہوٹلوں اور ریستورانوں کے لئے این او سی لینا ہوتا ہے۔ سرکاری دو چہروں پہ اپنی گاڑیوں میں پیٹرول ڈلوانا ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے اخبارات

کے لئے زیادہ سے زیادہ سرکاری اشتہار حاصل کرنا ہوتے ہیں" با اعتماد" رپورٹر آزادی صحافت پر مفاہمت کرتے ہوئے وزیروں کے ساتھ اپنے خصوصی تعلقات کی بنا پر جو خبریں شائع کریں گے عوام کو ان پر اعتبار کرنا ہی پڑے گا۔ شاید اسی موقع کے لئے ایک شاعر نے کہا ہے ؎

وہ جھوٹ بولتا تھا اس قدر سلیقے سے
میں اعتبار نہ کرتا تو اور کیا کرتا!

بشکریہ "ثالث" لاہور
۱۴ر اپریل ۱۹۹۰ء

بلا تبصرہ

احترامِ رمضان

بہاولپور ۲۹ر مارچ (نامہ نگار) "اسلام ہمارا دین ہے" کے متوالوں اور پیپلز پارٹی کے جیالوں نے آج احترام رمضان کی دھجیاں بکھیر کر رکھ دیں۔ پیپلز پارٹی کی سنٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن غیاث الدین جانباز کی آج واپڈا ریسٹ ہاؤس میں گیارہ بجے دوپہر پریس کانفرنس تھی۔ اس موقع پر پیپلز پارٹی کے ڈویژن بھر کے عہدیدار اور کارکنان موجود تھے۔ اخبار نویسوں کے لئے اس موقع پر چائے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ ماسوائے دو کے، اخبار نویسوں نے چائے نہ پی۔ لیکن چائے پر پیپلز پارٹی کے ڈویژنل، ضلعی، تحصیل اور شہر کے عہدیداروں کے علاوہ کارکن ٹوٹ پڑے، برفی، گلاب جامن، نکو، کنو، اور کیلوں سے بھری ہوئی میز چند لمحوں کے بعد خالی پلیٹوں اور چھلکوں کے ساتھ روزہ خوروں کا منہ چڑا رہی تھی۔ جب احترام رمضان کی جانب توجہ دلائی گئی تو سب نے بہانہ کیا۔ البتہ پی پی کے چند افراد روزے سے تھے۔ غیاث الدین جانباز۔ اس ہنگامہ خیز چائے پارٹی میں شریک نہ ہوئے۔ ان کی چائے ا. ر فروٹ سے علیحدہ کمرے میں تواضع کی گئی۔

(روزنامہ نوائے وقت ملتان بہ جمعۃ المبارک ۳ر رمضان ۱۴۱۰ھ ۳۰ر مارچ ۱۹۹۰ء صفحہ اول)